حضورﷺ کی تواضع

تواضع اللہ کی طرف سے دی گئی ایک خاص صفت ہے اس کا دوسرا نام عاجزی ہے یہ حضورﷺ کا وہ وصف ہے جسے علماء اور صوفیاء نے سب سے بڑا وصف قرار دیا ہے۔ حضورﷺ کی ساری سیرت بے مثال ہے اور حضورﷺ کا ہر وصف بہت اعلیٰ ہے۔

عاجزی کیا ہے؟

''عاجزی اپنے آپ کو جھکانے کا نام ہے''

عاجزی یہ نہیں ہے کہ انسان غریب ہے تو لوگوں کے سامنے جھکا ہوا ہے عاجزی یہ ہے کہ انسان کے پاس دنیا جہاں کی ہر دولت ہے لیکن وہ لوگوں کے سامنے جھکا ہوا نظر آئے، اپنی عزت کی خواہش نہ ہو۔

☆حضورﷺ جیسا کوئی نہیں ہے:

ایک ایسا شخص جس کے ہاتھ اٹھانے سے سورج اپنا رستہ بدل لیتا ہے، جس کی انگلی کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہو جاتا ہے، ایسا شخص جس کے ہاتھوں میں پتھر آتا ہے تو وہ کلمہ پڑھ لیتا ہے، جس کی انگلیوں سے چھما چھم پانی نکلتا ہے اور ہزاروں صحابہ اس پانی سے وضو فرما لیتے ہیں، جس کی آنکھ اٹھتی ہے تو اللہ کی جنت کو دیکھ لیتی ہے، ایسا شخص جس کے جسم سے خوشبو اٹھتی ہے تو گلیاں مہک اٹھتی ہیں، ایسا شخص جس کے قریب آتے ہی کئی کئی سالوں سے کفر میں مبتلا لوگ اللہ کی محبت میں بدل جاتے ہیں، ایسا شخص جس کے اندر اللہ نے اپنی محبت اور رحمت کی ایسی بجلیاں بھری ہیں کہ قبر میں رہ کر بھی قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو دعاؤں سے نواز رہا ہے اور اُس کی دعائیں لوگوں تک پہنچ بھی جاتی ہیں، ایسا شخص جو اللہ کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھاتا ہے تو اللہ جبرائیل سمیت پانچ ہزار فرشتوں کو مدد کے لئے بھیج دیتا ہے، ایسا شخص جس کے ہاتھ اٹھانے سے مدینہ میں ہر طرف بارش برسنا شروع ہو جاتی ہے حضورﷺ ایسے بے مثال ہیں کہ آپﷺ جیسا نہ دنیا میں پیدا ہوا ہے اور نہ کبھی ہوگا۔

حضورﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے کہ آپ چاہیں تو ایسے نبی بن جائیں جو عاجز نبی ہو یا چاہیں تو ایسے نبی بن جائیں جو بادشاہ نبی ہو آپﷺ نے فرمایا اے اللہ میں ایسا نبی بننا پسند کروں گا جو عاجز ہو نہ کہ ایسا نبی جو بادشاہ ہو۔ اے صحابہ! اگر میں بادشاہ نبی بننا پسند کرتا تو یہ احد کا پہاڑ میرے ساتھ سونے کا بن کر چلتا''

حضورﷺ کی سیرت طیبہ سے چند مثالیں:

☆ آپﷺ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ آپﷺ کو جو بھی دعوت دیتا چاہے وہ سیاہ رنگ کا ہوتا یا سرخ رنگ کا حضورﷺ اس کی دعوت کو قبول فرما لیتے تھے۔

☆ زمین پر گری ہوئی کھجور بھی اٹھا کر کھا لیتے۔

☆ حضورﷺ ایسے گدھے پر سواری کرنے میں کوئی عار محسوس نہ کرتے تھے جس کی پیٹھ پر کوئی کپڑا نہ ڈالا گیا ہو۔

☆ جب خطبہ حجۃ الوداع ہو رہا تھا تو اُس وقت حضورﷺ جس اُونٹ پر سوار تھے وہ ایک عام سا اُونٹ تھا۔

☆ جب خندق کھودی جا رہی تھی تو صحابہ کرام فرماتے ہیں ہم نے دیکھا کہ حضور ﷺ ہمارے ساتھ مل کر خندق کھود رہے ہیں اور مٹی کو اٹھا اٹھا کر باہر پھینک رہے ہیں اور مٹی کے گرنے سے آپ کا پیٹ مبارک گرد آلود ہو جاتا ہے لیکن حضورﷺ اس بات کی پرواہ نہیں فرماتے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں:

☆ میں نے حضورﷺ کو کبھی تکیہ لگا کر کھانا کھاتے ہوئے نہیں دیکھا ہے اور نہ حضورﷺ کو سب سے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔

☆ حضورﷺ کو زمین پر بیٹھنا نشست پر بیٹھنے سے زیادہ پسند تھا اور زمین پر بیٹھ کر کھانا آپ کو زیادہ محبوب تھا۔

☆ آپﷺ اپنی بکری کی ٹانگیں باندھ کر خود ہی اس کا دودھ دھویا کرتے تھے۔

☆ اگر کوئی غلام سفر میں آپﷺ کے ساتھ ہوتا اور آپﷺ سواری پر ہوتے تو اُس غلام کو ضرور اپنے ساتھ سواری پر بٹھا لیتے تھے جبکہ اُس دور میں غلاموں کو سواری کے ساتھ ساتھ چلایا کرتے تھے۔

☆ آپﷺ مریض کی عیادت کرتے، جنازے میں شامل ہوتے۔

☆ جب کوئی حضورﷺ سے ملاقات کے لئے آتا حضورﷺ سب سے پہلے اُسے خود سلام کرتے تھے۔

☆ حضرت ابنِ مسعودؓ فرماتے ہیں:

ایک شخص حضورﷺ سے ملنے آیا حضورﷺ کے رعب و دبدبہ کی وجہ سے وہ خوف کے مارے کانپنے لگا، حضورﷺ نے اُسے تسلی دیتے ہوئے فرمایا گھبراؤ نہیں میں بادشاہ نہیں ہوں میں عرب کی ایک ایسی ماں کا بیٹا ہوں جو دھوپ میں خشک کیا ہوا گوشت کھاتی تھی۔

☆ ایک مرتبہ حضورﷺ صحابہ کے ساتھ تشریف لے جا رہے تھے کہ سامنے سے ایک عورت آئی اور حضورﷺ سے فرمایا یا رسول اللہﷺ مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے اُس نے حضورﷺ کو گلی کے ایک کونے میں بٹھا لیا، حضورﷺ اُس وقت تک بیٹھ کر اس کی بات سنتے رہے جب تک وہ خاتون پوری بات کر کے فارغ نہ ہوئی۔

ذرا تصور کیجئے!

اگر بادشاہ کا قافلہ جا رہا ہو اور اُس کے ساتھ سارے وزیر اور مشیر بھی ہوں اور راستہ میں ایک غریب عورت یہ کہے کہ بادشاہ سلامت مجھے آپ سے بات کرنی ہے تو کیا وہ بادشاہ اُس غریب عورت کی بات سننا پسند کرے گا؟ حضورﷺ کی زندگی کا یہ پہلو دنیا کے تمام بادشاہوں کے لئے ایک مثال ہے۔

☆ حضرت عدی بن حاتمؓ فرماتے ہیں:

میں بارگاہِ رسالت میں حاضر تھا میں دیکھتا ہوں کہ ایک عورت اپنے چھوٹے بچوں کے ساتھ حضورﷺ کے بالکل قریب بیٹھی ہے اور اپنا کوئی مسئلہ بیان کر رہی ہے، حضورﷺ اُس کا مسئلہ بڑے غور سے کان لگا کر سُن رہے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ میں نے بڑے بڑے بادشاہوں کے درباروں کے منظر دیکھے تھے لیکن یہ منظر دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا کہ آپ بادشاہ نہیں بلکہ نبی ہیں۔

☆ حضرت انسؓ فرماتے ہیں:

میں نے اکثر دیکھا کہ مدینہ کی کم سن بچیاں حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتیں وہ حضورﷺ کا ہاتھ پکڑ کر حضورﷺ کو اپنے ساتھ لے جاتیں اور حضورﷺ اپنا ہاتھ اس وقت تک نہیں کھینچتے تھے جب تک جا کر اُس بچی کا کام پورا نہیں کر آتے تھے۔

اس قدر خوبصورت عاجزی کا معاملہ تھا کہ بچوں کو بھی پتہ تھا کہ ہم حضورﷺ کو جس طرف ہاتھ پکڑ کر لے جائیں گے حضورﷺ ہمارے ساتھ جائیں گے، حضورﷺ انکار نہیں کرتے تھے اور نہ ہی حضورﷺ کسی کا دل توڑتے تھے۔

افسوس!

آج ہماری شخصیات کیسی ہوگئی ہیں کہ جب باپ گھر میں آتا ہے تو بچوں کا خوف کے مارے سانس رک جاتا ہے جبکہ ہونا یہ چاہیے جب باپ گھر آئے تو بچے خوش ہو جائیں لیکن ایسا معاملہ ہی نہیں ہے۔

☆حضرت ابو عمامہؓ روایت فرماتے ہیں:

مدینہ کی ایک مفلوک الحال مسکینہ بیمار ہوگئی حضورﷺ کو خبر دی گئی کہ آپ کی ایک خادمہ بیمار ہیں، حضورﷺ اُس وقت کسی خاص کام میں مصروف تھے آپﷺ نے اسی وقت صحابہ سے فرمایا اٹھو آؤ، پہلے خادمہ کی عیادت کرنے چلتے ہیں، آپﷺ اُس خادمہ کے گھر گئے اُس کی عیادت کی اور اُس کا حال پوچھا۔

☆جب فتح مکہ ہوا تو حضورﷺ نے اپنی گردن کو اس قدر جھکایا ہوا تھا کہ آپﷺ کی داڑھی مبارک پالان کے سامنے والی لکڑی کو چھو رہی تھی اور آپﷺ کی آنکھوں سے لگاتار آنسو رواں تھے۔

ایک بادشاہ جب فتح کرتا ہے تو وہ روتا نہیں ہے بلکہ خوش ہوتا ہے لیکن حضورﷺ میں اس قدر عاجزی ہے کہ مکہ فتح ہو چکا ہے لیکن آنکھوں سے آنسو رواں اور چہرہ اس قدر جھکا کہ داڑھی مبارک اُونٹ کے پالان کو چھو رہی ہے۔

☆حضورﷺ گھر میں کیسے تھے؟

حضرت عائشہؓ سے کسی نے پوچھا کہ حضورﷺ گھر میں کیسے تھے؟ آپ فرماتی ہیں حضورﷺ گھر میں تمام لوگوں سے زیادہ نرم اور ہر وقت مسکراتے رہتے تھے، کسی نے بھی حضورﷺ کو محفل میں پاؤں پھیلائے ہوئے نہیں دیکھا۔

حضرت امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں:

حضورﷺ جب بھی اپنے گھر آتے تو بیکار نہیں رہتے تھے اپنے کپڑوں کو خود پیوند لگا لیتے، اپنے جوتوں کی خود مرمت فرما لیتے، کنویں سے جا کر پانی لے آتے، اپنی بکری کا دودھ نکال لیتے، اپنے ذاتی کام خود کر لیتے، بازار سے سودا سلف لے آتے، اپنے کمرے کی صفائی خود فرما لیتے، اپنی اونٹنی کو خود چارہ ڈالتے، سب کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے، حضرت عائشہؓ کے ساتھ ملکر آٹا گوندھتے۔

ذرا تصور کریں!

ایک ایسا انسان جس کو اللہ نے کائنات کا بادشاہ بنایا لیکن وہ اپنا سارا کام خود کر رہا ہے آج ایک پیر صاحب جب پیر بن جاتے ہیں تو اپنے مریدوں سے خدمت کرواتے ہیں کہ مجھے اب کسی کی خدمت کرنے کی ضرورت نہیں بس سارے اب میری خدمت کریں۔ اگر والد صاحب ہیں تو وہ بھی گھر میں چنگیز خان بن جاتے ہیں کہ سارے میری خدمت کریں، اگر والدہ ہے تو اس کا بھی ایک عجیب وغریب روپ نظر آتا ہے کہ خبردار! میں تیری والدہ ہوں میری خدمت کرنا فرض ہے۔ آج ہم نے زندگی کو کیا بنا لیا ہے؟

☆حضرت انسؓ فرماتے ہیں:

میں نے دس سال حضورﷺ کی خدمت کی لیکن ان دس سالوں میں ایک دن بھی ایسا نہیں آیا کہ حضورﷺ نے مجھے ڈانٹا ہو ایک دن میرا بڑا جی چاہا کہ میں حضورﷺ کی ڈانٹ کھاؤں آپؓ فرماتے ہیں کہ حضورﷺ نے مجھے بازار بھیجا میں بازار گیا اور راستے میں واپسی پر ایک جگہ تماشا ہو رہا تھا تو میں جان بوجھ کر اس جگہ کھڑا ہو گیا اس نیت سے کہ آج گھر واپس جاؤں گا تو حضورﷺ کی ڈانٹ سنوں گا۔

آپ فرماتے ہیں میں تماشا دیکھ رہا تھا کہ اچانک میں نے اپنے کندھے پر ایک ٹھنڈے ہاتھ کی لمس محسوس کی میں نے جب مڑ کر دیکھا تو حضورﷺ مجھے دیکھ کر مسکرا رہے تھے اور فرماتے ہیں اے انس! کیا بات ہے آج دیر کیوں ہوگئی میں تیرا پتہ لینے آیا ہوں۔

اس قدر حضورﷺ کا نرم انداز کہ خادم لیٹ ہو گیا تو خود جا کر لیٹ ہونے کی وجہ پوچھتے ہیں لیکن ہمارے معاشرے میں اگر کوئی خادم لیٹ آتا ہے تو اسے مارا پیٹا جاتا ہے۔

☆حضرت انسؓ فرماتے ہیں:

میں نے دیکھا کہ اگر کوئی شخص حضورﷺ سے سرگوشی کرنا چاہتا تو حضورﷺ اپنا کان خود اُس کے کان کے قریب کر دیتے اور جب تک وہ اپنی بات سے فارغ نہ ہوتا حضور ﷺ اپنا کان اس کے قریب سے نہ ہٹاتے تھے۔

اگر کوئی آپ کا ہاتھ پکڑنا چاہتا تو حضورﷺ خود اُس کو اپنا ہاتھ مبارک پکڑا دیتے تھے اور جب تک وہ حضورﷺ کا ہاتھ نہ چھوڑتا حضورﷺ اپنا ہاتھ نہ چھڑواتے تھے۔

☆حضورﷺ مجلس میں صحابہ کے ساتھ اس طرح بیٹھتے تھے کہ اگر کوئی اجنبی باہر سے آتا تو اُسے باقاعدہ پوچھنا پڑتا تھا کہ تم میں محمد کون ہے؟ حضورﷺ نے اپنے لئے کوئی تخت نہیں بنوایا تھا جبکہ نبیوں کو اجازت تھی کہ وہ تخت پر بیٹھ سکتے ہیں۔

☆اگر کوئی حضورﷺ سے ملاقات کرنا چاہتا اور حضورﷺ کو علم ہوتا کہ کوئی مجھ سے ملنا چاہتا ہے تو حضورﷺ اپنے سب کام چھوڑ کر ملاقاتی کو شرفِ ملاقات سے نوازتے تھے۔

☆جب کوئی ملاقات کے لئے آپﷺ کے دربار میں آتا تو آپ اسے خود اٹھ کر ملتے تھے۔

☆حضورﷺ نے کبھی بھی اپنے دروازے پر دربان کھڑا نہیں کیا تھا۔

☆ایک مرتبہ کچھ غیر مسلم عرب حضورﷺ سے ملنے آئے تو حضورﷺ نے مہمان نوازی کی حد کر دی مہمانوں کے بیٹھنے کے لئے کچھ بھی موجود نہ تھا آپﷺ نے اپنے کندھوں سے اپنی چادر مبارک اتاری اور زمین پر بچھا کر فرمایا میری چادر پر بیٹھ جائیں۔

☆اگر آپﷺ کے پاس تکیہ لگا ہوتا تو وہ تکیہ بھی مہمان کو دے دیتے تھے اور مہمان کو مجبور کر دیتے کہ وہ تکیہ لے۔

☆پیرانِ عظام کا طرزِ عمل:

آج کے دور میں پیرانِ عظام کا یہ حال ہے کہ اپنے دروازوں پر دربان کھڑے کر دیتے ہیں اتنا وقت کے وزیراعظم سے ملنا مشکل نہیں جتنا پیر صاحب سے ملنا مشکل ہے، پیر صاحب سے اگر کوئی ملنے جاتا تو خادم اسے باہر ہی روک لیتا ہے کہ ٹھہر جاؤ پہلے اندر سے پوچھ لوں اور پھر اندر سے پیغام آتا ہے کہ ابھی انتظار کریں پیر صاحب میٹنگ میں مصروف ہیں، پیر صاحب کھانا کھا رہے ہیں، پیر صاحب سو رہے ہیں، پیر صاحب نہا رہے ہیں اور پھر کئی گھنٹے انتظار کروانے کے بعد جواب آتا ہے کہ آج پیر صاحب کسی سے ملاقات نہیں کریں گے۔

افسوس کاش پیرانِ عظام حضورﷺ کی سیرت کو پڑھ لیں کہ حضورﷺ نے تو اپنا دربار ہر خاص و عام کے لئے کھلا رکھا تھا، کوئی دربان نہیں تھا، آپ ہر وقت کسی نہ کسی کی خدمت میں مصروف رہتے تھے۔

☆حضورﷺ اپنے صحابہ کو اچھے ناموں سے پکارتے تھے اگر کسی صحابی کے زیادہ نام ہوتے تو صحابی کو اس نام سے پکارتے جو نام اُسے زیادہ پسند ہوتا مثلاً ابو ہریرہ کو ہریرہ کے نام سے پکارتے تھے کیونکہ انہیں بلیوں سے بڑا پیار تھا۔

☆اگر کوئی شخص آپ سے بات کر رہا ہوتا تو آپ اُس کی بات کاٹتے نہیں تھے۔

☆اگر کوئی ملاقات کے لئے آتا اور آپﷺ اُس وقت نماز ادا کر رہے ہوتے تو آپﷺ جلدی جلدی اپنی نماز پوری فرماتے اور فوراً جا کر اُس کی حاجت پوری فرماتے اور پھر واپس آ کر عبادت میں مشغول ہو جاتے۔

حضرت عبداللہ بن حارثؓ ارشاد فرماتے ہیں:

☆ میں نے حضور ﷺ سے زیادہ کسی کو مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔

☆ مدینہ کے لوگوں کا معمول تھا کہ وہ فجر کے بعد روز پانی کے برتن آپ ﷺ کی بارگاہ میں لے آتے اور برکت کے لئے ارشاد فرماتے کہ حضور! آپ اس میں اپنا ہاتھ ڈبو دیں تا کہ سارا دن ہمارے بچے اسی پانی کو پیئیں۔ صحابہ فرماتے ہیں کہ بعض اوقات شدید سردی کا موسم ہوتا اور ہمارے ہاتھ سردی سے کانپ رہے ہوتے لیکن حضور ﷺ پھر بھی ٹھنڈے پانی میں اپنا ہاتھ ڈبو دیتے۔

☆ حاضرین کے ہجوم میں اگر کوئی حضور ﷺ کے قریب ہونے کی کوشش کرتا تو حضور ﷺ اسے اٹھنے کی تکلیف نہ دیتے بلکہ خود اٹھتے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اپنے قریب کر لیتے اور صبر و تحمل سے اُس کی بات سنتے یہاں تک کہ وہ اپنی بات مکمل کرتا اور پھر خود اٹھ کر چلا جاتا۔
اگر کوئی حضور ﷺ سے اپنی حاجت طلب کرتا تو حضور ﷺ اُسے کبھی بھی خالی نہیں لوٹاتے تھے۔

☆ حضرت طبریؒ اپنی سیرت کی کتاب میں ایک واقعہ درج کرتے ہیں:

ایک بار ایسا ہوا کہ حضور ﷺ قبا کی طرف روانہ ہوئے اور آپ ﷺ ننگی پشت والے گدھے پر سوار تھے، حضرت ابو ہریرہ آپ ﷺ کے ساتھ سفر میں پیدل چل رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہ! کیا تجھے سوار نہ کرلوں عرض کی یا رسول اللہ جیسے آپ کی مرضی انہوں نے چلتے گدھے پر سوار ہونے کی کوشش کی لیکن سوار نہ ہو سکے اور حضور ﷺ کو پکڑ لیا یہاں تک کہ دونوں ہی زمین پر آ گئے۔ حضور ﷺ نے ابو ہریرہ کو ڈانٹا نہیں آپ ﷺ دوبارہ سوار ہوئے اور فرمایا اے ابو ہریرہ! کیا تجھے سوار نہ کرلوں عرض کی یا رسول اللہ جیسے آپ کی مرضی ......دوسری بار پھر سوار ہونے لگے لیکن سوار نہ ہو سکے اور حضور ﷺ کو پکڑ لیا دونوں پھر زمین پر آ گئے تیسری بار پھر حضور ﷺ سواری پر سوار ہوئے اور فرمایا اے ابو ہریرہ کیا میں تجھے سوار نہ کرلوں؟ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا یا رسول اللہ ﷺ مجھ میں اب ہمت نہیں میں تیسری بار آپ کو زمین پر نہیں گرا سکتا۔

☆ حبشہ سے نجاشی کا ایک وفد حضور ﷺ سے ملنے آتا ہے وہ وفد جب حضور ﷺ کی بارگاہ میں آیا تو حضور ﷺ خود اٹھے اور اُن کے بیٹھنے اور کھانے پینے کا بندوبست کرنے میں مصروف ہو گئے صحابہ فرمانے لگے یا رسول اللہ ﷺ ہم غلام ان کی خدمت کے لئے حاضر ہیں آپ بیٹھ جائیں حضور ﷺ نے فرمایا یہ وہاں سے آئے ہیں جنہوں نے میرے صحابہ کی بڑی خدمت کی تھی لہٰذا میں بھی ان کی خدمت کروں گا۔ حضور ﷺ کے صحابہ کی جو عزت کرتا حضور ﷺ بھی اُس کی عزت فرماتے تھے۔
آج بھی اگر کوئی حضور ﷺ کے صحابہ کے بارے میں اچھے الفاظ بولتا ہے اور حضور ﷺ کے صحابہ کی تعظیم کرتا ہے تو وہ خوش ہو جائے اُسے حضور ﷺ سے ضرور عزت ملے گی۔

☆ ایک مرتبہ حضور ﷺ کے نواسے حضرت امام حسن اور حسینؓ حضور ﷺ کی پشت پر سوار ہوئے حضور ﷺ اس وقت سجدہ میں تھے آپ ﷺ نے اپنا سجدہ لمبا کر دیا یہاں تک کہ امام حسین اور حسن آپ کی پشت مبارک سے اتر کر خود ہی چلے گئے اور پھر حضور ﷺ نے سجدہ سے سر اٹھایا حضور ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے تو صحابہ نے سجدہ لمبی کرنے کی وجہ پوچھی آپ ﷺ نے فرمایا امام حسن اور حسین میری پشت پر سوار تھے تو میرا دل نہ کیا کہ میں انہیں اترنے پر مجبور کروں اس لئے میں نے سجدہ طویل کر دیا۔

☆ اکثر ایسا ہوتا کہ حضور ﷺ اپنے نواسوں کو اپنے کندھوں پر سوار کر لیتے تھے ایک مرتبہ آپ ﷺ نے اپنے نواسوں حضرت امام حسن اور حسینؓ کو کندھوں پر سوار کیا تھا کہ ایک صحابی یہ دیکھ کر رشک سے فرمانے لگے کیسی اعلیٰ سواری ملی ہے حضور ﷺ فرمانے لگے یہ بھی تو دیکھو سواری تو اچھی ہے ہی لیکن سوار کتنے خوبصورت ہیں۔

☆ حضور ﷺ کا اپنی بیویوں کے ساتھ بڑا خوبصورت رویہ تھا حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:

ایک مرتبہ میں حضور ﷺ کے ساتھ سفر میں تھی آپ فرماتی ہیں میں اُس وقت دبلی پتلی تھی حضور ﷺ نے مجھ سے کہا آؤ عائشہ آج میرے ساتھ دوڑ کا مقابلہ کرو آپ فرماتی ہیں میں چونکہ پتلی تھی اس لئے حضور ﷺ سے آگے نکل گئی میں خوب ہنسی کہ آپ مجھ سے ہار گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے اس وقت خاموشی اختیار کی جب کچھ عرصہ گزر گیا میری عمر زیادہ ہو گئی اور میرا جسم فربہ ہو گیا تو ایک دن آپ ﷺ سفر پر روانہ ہوئے میں آپ ﷺ کے ساتھ تھی آپ ﷺ نے سب کو آگے جانے کا حکم دیا اور فرمایا عائشہ آج مجھ سے دوڑ کا مقابلہ

کرو آپ فرماتی ہیں حضورﷺ مجھ سے اُس دوڑ میں آگے نکل گئے حضورﷺ مسکرانے لگے اور فرمایا اے عائشہ یہ اُس مقابلے کا بدلہ ہے جو کئی سالوں پہلے آپ مجھ سے جیتی تھیں۔

☆ ایک مرتبہ صحابہ کرام حضورﷺ کی خدمت میں حاضر تھے تو حضورﷺ کے سامنے کھانے سے بھرا ہوا ایک پیالہ پیش کیا گیا جو اُم سلمہ نے بھیجا تھا آپﷺ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور کھانا شروع کر دیا حضرت عائشہؓ نے جب حضورﷺ کے سامنے اُم سلمہ کا پیالہ دیکھا تو انہوں نے بھی جلدی جلدی کھانا پکانا شروع کر دیا جب عائشہ کھانا پکا لائیں اور کھانا حضورﷺ کے سامنے رکھا تو حضرت اُم سلمہ کے پیالے کو اٹھا کر زمین پر دے مارا اور توڑ دیا حضرت عائشہؓ کو یہ گوارا نہ ہوا کہ میرے ہوتے ہوئے کوئی اور بیوی آپﷺ کو کھانا کھلائے۔

حضورﷺ نے فرمایا اے عائشہ! تم نے اُم سلمہ کا پیالہ توڑ دیا ہے لہٰذا اب تمہارا پیالہ اُم سلمہ کے پاس جائے گا حضرت عائشہؓ کو جب اپنے کیے پر ندامت ہوئی تو فرمایا یا رسول اللہ ﷺ میرا کفارا کیا ہے آپﷺ نے فرمایا برتن کے بدلے برتن اور کھانے کے بدلے کھانا لہٰذا برتن اور کھانا اُم سلمہ کی طرف بھجوا دیا ہے کفارہ ادا ہو چکا ہے۔
حضورﷺ نے اس معاملہ پر غصہ یا ناپسندیدگی کا اظہار نہیں فرمایا بلکہ صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا۔

☆ حضورﷺ کے ایک صحابی ظہیر حضورﷺ کی بارگاہ میں اکثر آتے تو حضورﷺ کے لئے صحرا سے عمدہ پھل اور سبزیاں بھی لے آتے تھے حضورﷺ بدلے میں حضرت ظہیرؓ کو مدینہ کی قیمتی چیزیں اور کھجوریں دے دیتے آپﷺ فرماتے:

"ظہیر ہمارا صحرا ہے اور ہم اُس کے شہر ہیں"

ایک دن حضورﷺ بازار میں تشریف لے گئے اور دیکھا کہ ظہیر بازار میں سامان فروخت کر رہے ہیں تو حضورﷺ پیچھے سے آئے اور ظہیر کو اپنے سینے سے لگا لیا آپ فرماتے ہیں میں بھی جان بوجھ کر کافی دیر اپنے آپ کو حضورﷺ سے سینے سے رگڑتا رہا اور حضورﷺ فرمانے لگے کوئی ہے جو ظہیر کو مجھ سے خریدے حضرت ظہیر فرمانے لگے یا رسول اللہ اگر لوگ مجھے خریدیں گے تو کھوٹا پائیں گے آپﷺ نے فرمایا ظہیر تم کھوٹے نہیں ہو اللہ کی بارگاہ میں تم بڑے قیمتی ہو۔

☆ حضورﷺ نے بعض مواقع پر خوش طبعی بھی فرمائی ہے ایک مرتبہ ایک شخص حضورﷺ کی بارگاہ میں آیا اور کہا یا رسول اللہﷺ مجھے اُونٹ چاہئے فرمایا میں تمہیں اُونٹ نہیں بلکہ اُونٹ کا بچہ دوں گا کہا نہیں مجھے اُونٹ چاہئے آپﷺ مسکرانے لگے اور فرمایا مجھے بتاؤ کون سا اُونٹ ہے جو اُونٹ کا بچہ نہیں ہے سارے اُونٹ اُونٹوں کے بچے ہیں۔
☆ حضرت صفیہؓ جو حضورﷺ کی پھوپھی ہیں فرمانے لگیں حضور! میرے لئے دعا کریں کہ اللہ مجھے جنت میں داخل کرے حضورﷺ نے فرمایا نہیں بوڑھیاں جنت میں نہیں جائیں گی یہ سُن کر وہ افسردہ ہو گئیں تو حضورﷺ مسکرانے لگے اور فرمایا جب آپ جنت میں جائیں گی تو اللہ آپ کو جوان کر دے گا جنت میں کوئی بھی بوڑھا نہیں ہوگا۔

☆ آج ہمارے معاشرے میں عاجزی اور انکساری جیسی ساری صفات ناپید ہو چکی ہیں حضورﷺ نے عاجزی اور انکساری کی جو مثالیں بیان کی ہیں آج کوئی ان پر غور نہیں کرتا اور نہ ہی کسی نے اس پر عمل کرنے کا سوچا ہے؟ آج کسی کے پاس پیسے آجائیں تو وہ اپنے سے نیچے کو کمتر اور حقیر سمجھتا ہے لیکن حضورﷺ نے بچوں، غلاموں، کنیزوں، بیویوں اور اپنے نواسوں صحابہ کرام کے ساتھ جو محبت بھری زندگی گزاری وہ آج ایک وقت کے بادشاہ، ایک غلام، ایک گھر کے سربراہ، ایک باپ، شوہر، سپہ سالار، تاجر، استاد اور ایک وقت کے حاکم کے لئے مشعلِ راہ ہے۔

آج اگر حضورﷺ کی صفات ہمارے اندر پیدا ہو جائیں تو ہر طرف امن اور سکون ہو جائے گا کاش! وہ دور واپس آجائے جب ہر کوئی ایک دوسرے کی عزت کیا کرتا تھا، جب کوئی کسی کا دل نہیں توڑتا تھا، جب آقا اور غلام ایک ہی صف میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے، جب بادشاہوں کے درباروں میں امیر اور غریب کو بلا کسی امتیاز کے انصاف ملتا تھا، کاش آج پھر سے معاشرے میں عدل و انصاف کا راج قائم ہو جائے۔ جس دین کے لئے حضورﷺ نے کاوشیں کیں، پتھر کھائے، قید و بند اور بھوک کی سختیاں برداشت کیں، جنگیں لڑیں آج اُس دین کو اور حضورﷺ کی سیرت کو ایک بار پھر سے زندہ کرنے کی ضرورت ہے، آج ضرورت ہے اس امر کی کہ حضورﷺ کے قرآن اور اخلاق کی روشنی سے سارے زمانے کو روشن اور منور کیا جائے تاکہ معاشرے میں ایک بار پھر انقلاب آئے۔

اللہ ہمیں حضورﷺ کے اخلاق عطا فرمائے (آمین)